رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

الحکم

نمبر ۲۴ جلد ۱۶

قادیان دارالامان

۷ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء

ایڈیٹر

شیخ یعقوب علی تراب احمدی

شرح قیمت ہر حال میں پیشگی لی جائیگی

عوام سے	صر
خواص سے	عـ۱۰
ہندوستان سے باہر	لـ۶
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے	۲ الر

چہ گویم با تو گر آئی جہا در قادیاں بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان دارالامان باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی ... شائع ہوا

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی دوسری تقریر

۱۶ جون ۱۹۱۲ء کو ۹ بجے شام کے حضرت خلیفۃ المسیح رضی نے ایک پبلک تقریر فرمائی۔ جس کے لئے ایک اعلان شائع کیا گیا تھا۔ وقت مقررہ پر آپ نے احمدیہ بلڈنگز کی مسجد میں کھڑے ہوکر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی چونکہ وقت بہت تنگ تھا اس لئے ۷ اگی صبح کو ایک تیسری تقریر اور آپ نے کی۔ یہ تقریر بھی حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح کی اصلاح کے بعد شائع کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

یہ چند آیات جو مَیں نے پڑھی ہیں۔ یہ قرآن کریم کی ابتداء میں لکھی ہیں۔ غالباً ہر ایک مسلمان یا یوں کہو کہ ہر ایک مسلمان جو کبھی نماز پڑھتا ہو ان کو یاد رکھتا ہے۔ یہ آیتیں تمام مذاہب اسلام میں جس قدر بھی وہ ہوں اور تم جانتے ہو کہ کم از کم مَیں مذاہب اسلام کو جانتا ہوں۔ وہ شیعہ ہوں یا ناصبی ہوں۔ سُنّی ہوں یا صوفی ہوں۔ مذاہب اربعہ کے پابند ہوں یا گروہ اہل حدیث ہوں سب کے سب عملی طور پر نماز میں اس سورت کو پڑھ لیتے ہیں۔ بعض اس کے پڑھنے میں لفظ فرض کا کہہ لیتے ہیں اور بعض واجب کا۔ پھر بعض آئمہ فرض اور واجب میں فرق نہیں سمجھتے اور بعض کچھ فرق نکال کر اعتقادی طور پر فرق کر لیتے ہیں نہ عملی طور پر۔

اسلام کا عام احسان اسی سورۃ میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا واقع ہوئی ہے اور اس سورۃ پر غور اور تدبر کرنے سے مجھے ایک اور ایک دو کی طرح (اور اس سے بھی زیادہ کیونکہ کہتے ہیں آنکھ کی ایک مرض میں ایک کے دو نظر آجاتے ہیں) کامل یقین ہے کہ اسی آیت نے دنیا پر **احسان عام** کرنا چاہا ہے۔ یہ آیت ایک مسلمان کو نوع انسان کے تمام **راستبازوں** اور **برگزیدوں** کی اتباع کی تعلیم دیتی ہے وہ خواہ کسی ملک اور کسی قوم میں ہوئے ہوں کیونکہ اس میں یہ نہیں کہا کہ ان لوگوں کی راہ بتادو۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع ہیں یا صحابہ اور تبع تابعین کے متبع ہیں یا ان کی راہ جو اجماع اور قیاس صحیح کے قائل ہیں یا احادیث کے قائل ہیں یا صوفی مشرب ہیں کسی خاص قوم اور فرقہ کا نام نہیں لیا بلکہ کوئی ہوں ان منعم علیہ ہوں۔ وہ **یہودیوں** میں ہوں۔ **عیسائیوں** میں ہوں۔ **مجوس** ہوں۔ **آریہ ورت** میں ہوں۔ کنفیوشس کے متبع ہوں۔ کسی قوم اور کسی ملک میں ہوں۔ کتنا وسیع **خیال** اور عام **احسان** ہے۔ جس کی تعلیم اسلام دیتا ہے۔ جو نعمت تیرے حضور مسلّم ہے اور جو انعامات تو نے اپنے انہی برگزیدہ لوگوں پر خواہ وہ کہیں بھی ہوں کئے ہیں انہیں لوگوں کی **راہ** ہم مانگتے ہیں کہ اس کی آگاہی عطا کرو۔

یہ تو تم جانتے ہو کہ زمین گول ہے اور یہ بھی جانتے ہو کہ ہر جگہ ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز کا وقت ضرور رہتا ہے۔ کہیں **عصر** کہیں **مغرب**۔ کہیں **ظہر**۔ کہیں عشا۔ اور کہیں **فجر**۔ غرض ایک جگہ ایک نماز کا وقت دوسری جگہ دوسری نمازوں کے اوقات ہوں گے۔ پس گویا ہر وقت یہ آیت پڑھی جاتی ہے اس غور و فکر کے بعد مَیں نے اپنی خوشی کی کئی باتیں اس سے نکالی ہیں۔

اول۔ تمام مذاہب میں جن سے میری مراد تاریخی مذہب ہیں یا صاف الفاظ میں یوں کہو کہ جو کسی نبی کے ماتحت سمجھے جاتے ہیں **دعا** ایک ایسی چیز ہے کہ اگر اس کا انکار کیا جاوے تو ساری نبوتیں باطل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ نبوتوں کی **بنیاد ہی دعا** پر ہے میں آپ بھی دعاؤں کا بہت ہی قائل اور معتقد ہوں اور مَیں نے دعاؤں کی قبولیت کے ایسے نظارے دیکھے ہیں کہ کوئی **فلسفہ** اور **سائنس** میرے سامنے دعا کو باطل نہیں کر سکتا۔

دوم۔ اس دعا نے دُنیا کے تمام راستبازوں اور **برگزیدہ** لوگوں کی تعظیم و اطاعت کی تعلیم ہر مسلمان کو دی ہے۔

اب جبکہ رات اور دن کا کوئی وقت نہیں گذرتا جبکہ یہ دعا نہیں مانگی جاتی کہ **منعم علیہ** کی راہ دکھا دو۔ اور تمام مذاہب دعا کے قائل ہیں اور یہ دعا اس قدر مانگی گئی ہے جس کی حد نہیں کہ کم از کم پانچ نمازوں میں جو ہر وقت دُنیا میں پڑھی جاتی ہیں۔ مسلمان یہ دعا مانگتے رہتے ہیں اور **دُعا** میں یہ خاصیت ہے کہ جب وہ اضطراب اور توجہ تام سے مانگی جاوے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔

دعا اور کوشش بعض لوگ دعا کے منکر ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ زبان سے کہہ دینے سے کیا بنتا ہے؟ مگر مجھے تعجب ہے کہ تمام خواہشیں جب دل سے اُٹھتی ہیں تو پھر وہ زبان پر آتی ہیں اور اس کے بعد ان کا اثر تمام اعضاء پر پڑتا ہے۔ ہاتھ۔ پاؤں سب اسی کے ماتحت کام میں لگ جاتے ہیں اور بعض وقت اس کے لئے اتنی کوشش کرنی پڑتی ہے کہ مال پر بھی اثر پڑتا ہے۔ کم سے کم بعض معاملات میں وکلاء کو اور کورٹ فیس کے لئے روپیہ دینا پڑتا ہے یہ تمام کرشمے اس ایک خواہش کے ہیں۔ جو دل میں پیدا ہوئی پھر کیا یہ تعجب کی بات ہے کہ دل کی خواہش باقی اعضاء پر متاثر ہو کر ان کی مساعی سے بار آور ہو جاوے اور **زبان** سے اگر اللہ تعالیٰ کے حضور التجا اور دعا کی جاوے تو وہ کامیاب نہ ہو اسے بے اثر اور فضول قرار دیا جاوے وہ تمام مساعی جو ایک شخص کسی مطلب کے لئے کرتا ہے اور ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک شخص بیٹھا ہوا سر بگریبان کسی امر کے متعلق سوچ رہا ہے یہ سب کے سب دعا ہی کے عجائبات ہیں مگر ایک محجوب انسان سمجھ نہیں سکتا یہ **غور و فکر** اور کوشش ایک محجوب کی دعا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑانا اور پکارنا عارف کی دعا ہے۔ جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ جھوٹے ہیں جو نبیوں کے بتلائے ہوئے اصل سے انکار کرتے ہیں۔

کوشش کو مقدم کیا ہے اور در اصل کوشش بھی ایک قسم کی دعا ہی ہوتی ہے لیکن یہ ابتدائی درجہ دعا کا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ پر ایمان لاتا ہے۔ اور **اسباب** کی زنجیروں سے نکل جاتا ہے وہ اس کی **عارفانہ** زندگی ہوتی ہے اس مقام پر وہ بے اختیار ہو کر **ایاک نستعین** ہی پکارتا ہے۔ غرض یہ دعا ہی ہے مسلمان جب نماز کے لئے تیار ہو کر آتا ہے۔ تو پہلا کام وضو ہے

وضو

مسلمان جب نماز کے لئے تیار ہو کر آتا ہے۔ تو پہلا کام وضو ہے۔ غالب گناہ ہاتھ۔ پاؤں کے متعلق ہوتے ہیں اس لئے ان کو وضو میں دھوتا ہے گویا یہ بتاتا ہے کہ جہاں جہاں میرا ہاتھ پہنچتا ہے میں اس کو دھونے کے لئے تیار ہوں باقی کے لئے آپ مدد کریں۔ **وضو کی ظاہری حالت ایاک نعبد کے نیچے ہے** اور اس کی **اصل حقیقت** اور **روح** جو اندرونی طہارت اور باطنی پاکیزگی ہے۔ وہ **ایاک نستعین** کے ماتحت ہے۔

اذان میں اصول اسلام کا اعلان

پھر نماز میں آنے سے پہلے کوشش کی اور بھی حد کھودی پانچ وقت نمازوں کے یا اس اصل کے مطابق جو میں نے ابھی بتایا ہر وقت ہی دنیا کے ہر حصہ میں اسلام کے اصول پیش کرتا ہے اور وہ یہ کہ بلند مناروں پر چڑھ کر اذان دیتا ہے اس کے معنی اعلان کے ہیں۔ پہلے بتاتا ہے کہ ہم ہیں کون؟ اللہ اکبر کہہ کر بتاتا ہے کہ ہم اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں جو اللہ کو سب سے بڑا سمجھتی ہے تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام بدیوں سے منزہ اسے یقین کرتی ہے اسی کا ہم دنیا میں اعلان کرتے ہیں اور بڑی بھاری شہادت چار مرتبہ ہوتی ہے اس لئے یہ بھی **اللّٰہُ اکبر** چار مرتبہ کہتا ہے۔ پھر اور تشریح کرتا ہے کیونکہ شاید کوئی اور بھی **اللہ اکبر** کہتا ہو۔ اس لئے بتاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو تمام حاجت روائیوں کا مرکز اور اپنے آپ کو کامل محتاج یقین کرتے ہیں۔ اس لئے دل سے کہتے ہیں۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ !!

اس کلمہ نے ایک مومن مسلمان کو تمام دنیا سے ناامید کر دیا ہے کیونکہ **الٰہ** کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ کوئی **معبود** نہیں کوئی محبوب اور مطاع نہیں مگر اللہ۔

نبی کریم کی خاص عظمت

پھر دنیا میں راستباز ضرور آئے ہیں اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی عظمت کے اظہار کے لئے کوئی کسر نہیں رکھی۔ اس مقصد کے لئے عزت۔ آبرو جان و مال اور عزیز وطن کی کوئی پرواہ نہیں رکھی۔ اس کو پہنچایا اور بہتوں کو منوایا مگر تھوڑا ہی عرصہ ان پر گزرا کہ ان کے متبعین نے ان کو معبود قرار دیدیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو آخر میں آئے۔ آپ نے سوچا کہ میرے بہت سے بھائی جو لا الٰہ الا اللہ کے خادم تھے۔ بڑے خاکسار اور شریف الطبع اور نہایت ملنسار اور باخلاق طبیعت کا انسان مسیح تھا۔ مگر **عقلمندوں** نے اُن کو بھی خدا بنا کر چھوڑا۔ اس دانش و عقل پر کہ ایک انسان کو خدا بنا لیا اب کہتے ہیں کہ ہمارے ذریعہ روشنی پہنچتی ہے یہ اچھی روشنی ہے۔ روشنی کا قاعدہ یہاں تک **مجھے معلوم ہے** اس کے اندر کاربن ہوتی ہے اور وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

ملت ابراہیمی کے مقتدا اور مقتدی اولاد ابراہیم تھے۔ مگر انہوں نے اللہ کے سوا اوروں کو معبود بنا لیا اس غلطی میں دنیا کو مبتلا دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق ہمیشہ کے لئے شرک کی بنیاد اکھیڑ دی اور ہر وقت اس کا عام اعلان کرا دیا **اشھد ان محمدًا رسول اللہ** اس پاک کلمہ نے ایسی احتیاط کر دی کہ آئندہ یہ غلطی نہیں ہو سکتی آپ نے کھول کر بتا دیا کہ میں عبد ہوں اور رسول ہوں۔ اذان میں اس کلمہ کو رکھنے سے یہی غرض ہے۔ کہ **ہادیانِ مذہب** کو معبود بنانے کی غلطی اس قوم میں پیدا نہ ہو پھر جامع **تعظیمات الٰہیہ** کی دعا نماز ہے اور تمام اُن راہوں سے جو مظفر و منصور ہونے کی راہیں ہیں **حی علی الفلاح** کہکر واقف کیا اس کو اس قدر بلند آواز سے پہنچایا کہ خلقت کو کبھی شبہ نہ رہے۔

مخفی مذاہب

میں نے ایسے مذاہب دیکھے ہیں جو اپنی تعلیم کو مخفی رکھتے ہیں۔ ان میں بڑا مذہب **فری میسن** ہے اس کی تعلیم اور حالات عام نہیں ہوتے۔ اس میں بعض مصالح ملکی بھی ہیں اس لئے بڑے بڑے عہدہ دار اس میں شامل ہوتے ہیں۔ لوگوں نے فری میسری کے متعلق عجیب باتیں سنائی ہیں مگر فری میسن ان کو سن کر ہنس دیتے ہیں۔

شاکت مت

پھر ہندوؤں میں ایک قوم ہے جو اپنے مذہب کو مخفی رکھتی ہے لاہور اور امرتسر میں وہ ہوں گے۔ وہ بھی اپنے مذہب کو بہت ہی مخفی رکھتے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جو تعلیم **تعظیم الٰہیہ** اور **شفقت علیٰ خلق اللہ** پر مبنی اصول رکھتی ہو اس کے چھپانے کی ضرورت ہو سکتی ہے میں نے بہت سوچا ہے مگر یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لئے ان تمام مخفی مذاہب کے مقابلہ میں **اسلام** پانچ وقت روزانہ بلند آواز سے اپنے کل عقائد کو کھول کر بیان کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں کوئی

اسلام کا امتیاز

مخفی راز نہیں۔ اگر کسی نے شخصی ضرورتوں کے لئے ایسی کوئی انجمن بنائی ہو تو اس کا ہمیں علم نہیں مگر یہ میں جانتا ہوں کہ اسلام کسی **مخفی سوسائٹی** کی تعلیم نہیں دیتا اور جہاں تک میں نے اسلام کو سمجھا ہے اس کی کوئی ایسی بات نہیں جو مخفی رکھی گئی ہو

بہرحال ہمارا مذہب تو ایسا کھلا ہے کہ پانچ وقت پہنچایا جاتا ہے زمین چونکہ گول ہے اس لئے یہ کہنا درست ہے کہ ہر وقت معمول کر اس کے اصولوں کو سنایا جاتا ہے۔ اس پر ۱۳۳۰ سال گذر گئے ہیں اور یہ برابر سنایا جاتا ہے۔

غرض اس آیت میں اسلام کے احسان عام کی تعلیم ہے جس سے دنیا میں ایک امن اور سلامتی پیدا ہو سکتی ہے۔ جبکہ یہ تعلیم دی ہے کہ ہمیں **منعم علیہم** کی راہ دکھاؤ۔ اس میں **کسی قوم** اور ملک کو مخصوص نہیں کیا۔ پس ہم کہتے ہیں جو بھی تیرے حضور **منعم** ہیں اُن کے قدم بقدم چلاؤ۔

اسلام کی تعلیم عالمگیر صلح کا دوسرا اصل

پھر ایک اور احسان عام اسلام نے یہ کیا کہ اپنے متبعین کو یہ تعلیم دی **لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ** اور پھر فرمایا۔ کوئی معبود کسی قوم کا ہو۔ کسی کو گالی مت دو۔ قرآن کریم چونکہ اپنے دعویٰ کے ساتھ دلائل بیان کرتا ہے اس لئے اس تعلیم کی خوبی عقلی دلیل سے سمجھائی کہ جو لوگ اللہ کے سوا اور معبودوں کو پکارتے ہیں۔ تم ان کے معبودوں کو گالی نہ دو کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ اللہ تعالیٰ کو گالی دیں گے اس عقلی دلیل سے ہماری قوم کو بتایا ہے کہ کسی دوسری قوم کے معبود کو ہم گالی نہیں دے سکتے اور یہ فخر

صرف قرآن مجید کو حاصل ہے

کوئی کہے تم کیا جانتے ہو؟ میں کہتا ہوں کہ میں نے بائبل کو

پڑھتے اور کثرت سے پڑھتے ہیں اس میں یہ تعلیم نہیں۔ تین وید پڑھے ہیں (ڈیڑھ ہوا کہ سنے ہیں) اور خوب پڑھے ہیں۔ ہندوستان کا گیتا۔ سفرنگ کو خود پڑھا ہے اور خوب پڑھا ہے مگر یہ تعلیم کسی اہل مذہب کے معبود کو گالی نہ دو۔ ان میں نہیں۔ قرآن کریم نے صداقت اور ہدایت کے لینے میں مسلمانوں کو ایسا وسیع الحوصلہ ہونے کی تعلیم دی کہ انعمت علیہ کی دعا سکھلائی تمام مذاہب پر یہ احسان عام کیا کہ ان کے **معبودوں** کو گالی دینے سے منع فرمایا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ **معبودان باطلہ** کی تردید منع کی اس کے لئے الگ **اصول** اور طریقے تعلیم کئے یہاں صرف وہ بات بتائی جو **امن** اور **سلامتی** کو قائم رکھتی ہے۔

اسلام کا ایک اور احسان

پھر ان احسانات کے ساتھ ایک اور احسان اسلام نے کیا جو میرے خیال میں دنیا کے کسی ریفارمر اور مصلح کو نہیں سوجھا وہ یہ ہے:۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ٥

ہم بعض اوقات خود حفاظتی کا حکم دیتے ہیں اور اس سے غرض یہ ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو گرجے تباہ ہو جاویں۔ صومعے اور یہودیوں کے معبد تباہ ہو جاویں اور ہم نہیں چاہتے کہ وہ تباہ ہوں کیا یہ **زرّیں اصل** دنیا کی کسی مذہبی کتاب میں پایا جاتا ہے؟ اگر یہ فقرہ انجیل میں ہوتا تو مسیحی لوگوں نے جو سلوک اپنے مخالف لوگوں کے معبدوں سے کیا ہے وہ نہ ہوتا۔

مسیحی تاریخ کو پڑھو تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ مسیحی لوگوں سے پہلے کس قدر معبد تھے جن کا آج نام و نشان بھی نہیں مثلاً **جوپیٹرامون** کا بڑا عظیم الشان مندر تھا جہاں **سکندر اعظم** پیادہ حج کرنے آیا تھا مگر آج کوئی بتا نہیں سکتا کہ وہ **مندر** کہاں تھا؟

اس قدر تنگ دلی۔ عناد اور تعصب اور ہٹ اسلام پسند نہیں کرتا کہ معبد گرا دیئے جاویں مسلمانوں نے جہاں آٹھ سو برس۔ ہزار اور گیارہ سو برس بھی راج کیا ہے اس ملک کے معابد اب تک موجود ہیں اور ان کو تباہ نہیں کیا۔ مگر بڑی روشنی سکھلانے والی قوم سے پوچھیں کہ ٹیرامول کا مندر کہاں تھا؟ تو نہیں بتا سکتے نشان تک مٹا دیئے بلکہ یروشلم جیسی جگہ جو بائیبل میں بھی مقدس سمجھی گئی تھی پاش پاش کردی گئی اور وہاں سور کی قربانی کی گئی شاید کوئی کہدے کہ سور ناپاک نہیں مگر بائیبل پڑھیں گے تو اس کے خلاف پائیں گے اس کے بالمقابل دیکھو کہ **سپین** اور **فلسطین** میں کیسی پرشوکت اسلامی سلطنت تھی مگر دیکھ لو پرانے سے پرانے **معبدوں** کو چھیڑا نہیں بلکہ فاروق اعظم کے زمانہ میں جب وہ یروشلم تشریف لے گئے تو وہاں کے بشپ نے کہا کہ یہاں نماز پڑھ لو۔ انہوں نے فرمایا کہ تم بڑے ناعاقبت اندیش ہو اگر میں یہاں نماز پڑھ لوں تو مسلمان اس گرجہ کو مسجد بنا لیں گے۔ ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور **نجران** کے عیسائی آئے اور اتوار کا دن تھا۔ آپ نے فرمایا میری ہی مسجد میں گرجا کر لو۔ وہ لوگ رومن کیتھولک ہونگے۔ مگر کس حوصلے کے ساتھ ان کو اجازت دی اس سے پایا جاتا ہے جہاں وہ **احسان عام** کرتے تھے وہاں

ابقائے عام بھی ان کا مذہب تھا

خود ہندوستان میں پہلی صدی ہجری میں عرب آئے اور کم از کم ساڑھے گیارہ سو سال تک اسلامی سلطنت یہاں رہی قصہ تو مشہور ہے کہ عالمگیر **سوا من** جنیو روزانہ اتروا کر کھانا کھاتے تھے مگر اس الزام دینے والوں سے اگر حساب پوچھیں کہ تم حساب دان ہو مہربانی کر کے بتلاؤ کہ سوا من جنیو پہننے والے کس قدر انسان ہوتے ہیں اور عالمگیر کی سلطنت پر اس حساب کو پھیلائیں تو پھر ہندوستان کیا ساری دنیا کو بھی بھاکر دیتے۔

اس عرصہ دراز میں اسلام کے معابد پر اسلامی سلطنت نے کیا اثر کیا؟ ان کی موجودگی خود ظاہر کرتی ہے۔

ہاں آزادی کو نہیں روکا قبول مذہب میں اسلام نے آزادی کو قائم رکھا جیسا کہا لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے مسلمان ہو جاوے تو اس کا اختیار ہے پھر بھی بڑے بڑے قیود ساتھ رکھے ظاہر میں اگر مسلمان ہو اور دل میں نہ ہو۔ ہم لوگ اسے **منافق** کہیں گے اور اس کے متعلق فتویٰ یہ ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

ایسے لوگ کبھی کسی اعزاز اسلام میں شریک نہیں کئے جاتے غور کرو کیسی خطرناک قید ہے سوائے اس کے کہ شرح صدر سے داخل اسلام ہوں کوئی تحریک مسلمان بنانے کی نہ تھی اور میرے خیال میں تو اسلام میں داخل ہونے کے لئے کچھ روکیں بھی تھیں۔

جزیہ

منجملہ ان کے ایک جزیہ ہے ناواقف لوگوں نے جزیہ پر اعتراض کئے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ جزیہ تو اسلام سے روکنے کا موید تھا۔ جزیہ ایک ٹیکس ہے جو ہر ایسے شخص سے وصول کیا جاتا جو مسلمان نہ تھا۔ مگر مسلمانوں کے ملک میں امن اور چین سے تجارت کرنا چاہے تو جہاں مسلمانوں کو اپنے اموال کا ۱/۴۰ و ۱/۲۰ و ۱/۱۰ دینے کا حکم ہے وہاں اس غیر مسلم کو ۴۸ ماشہ سونے سے زیادہ نہ دینا پڑے اور حسب حیثیت کم ہو جاوے۔

مسلمانوں کو مقررہ حقہ زکوٰۃ کے علاوہ اور صدقات بھی دینے پڑتے بلکہ جان بھی دینی پڑتی مگر اس قوم کو جو مسلم نہیں اپنی حفاظت جان و مال کے بدلہ میں ایک نہایت ہی خفیف ٹیکس دینا پڑے اور اس پر بھی اعتراض ہو۔ تعجب!

میں نے کہا ہے کہ جزیہ اسلام سے روکنے کی تائید کرتا ہے۔ غور کرو کہ ایک مسلمان جس کے پاس دس کروڑ ہو تو وہ پچیس لاکھ زکوٰۃ دے مگر جو مسلمان نہیں وہ صرف ۴۸ ماشہ سونا جو چھ سات روپیہ کا ہو دیکر مخلصی کرا سکتا ہے۔ اب ایک **دنیا دار** تو یہی کرے گا کہ جزیہ دینا ضروری ہے کیونکہ مسلمان ہونے سے بڑی بھاری مالی قربانی کرنی پڑیگی اور اگر اس پہلو کو چھوڑ کر بھی جزیہ پر غور کریں تو کوئی متمدن سلطنت ایسی نہیں جو ٹیکس کو ضروری نہ سمجھتی ہو اور آجکل تو ٹیکسوں کی وہ بھرمار ہے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے اور پھر وہ سب ضروری ہیں۔ روز بروز تمدنی ضروریات کی وجہ سے رنگ برنگ کی تدبیروں سے ٹیکس لگتے ہیں۔ ہوا مکانات۔ پانی پر ٹیکس۔ جنگلوں پر ٹیکس۔ دریاؤں پر ٹیکس حرفوں پر ٹیکس۔ مکانوں پر ٹیکس۔ خوردنی اشیاء پر ٹیکس گاڑیوں پر ٹیکس۔ کتوں پر ٹیکس۔ جانوروں پر ٹیکس

مگر جسقدر جزیہ کو بُرا سمجھا جاتا ہے ٹیکس کو بُرا نہیں سمجھا جاتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محض تعصب اور ہٹ کا نتیجہ ہے **انصاف** اور **غور** کو اس میں دخل نہیں ورنہ یہ **جزیہ احسان عام میں داخل سمجھا جاتا**

اسلامی جنگوں پر ایک نظر

یہ تو جزیہ کی حقیقت ہے۔ رہیں لڑائیاں وہ الگ چیز ہیں ان کے تعلقات دین سے نہیں ہوتے مثلاً آج جو تم لوگوں کے خیال میں روشنی کا زمانہ ہے اور امن اور صلح کا عہد ہے کیا لڑائیاں مٹ گئیں۔ بلکہ جس قدر بحری اور بری لڑائیوں کی ہتھیاروں کی ایجاد ہوئی ہے پہلے زمانوں میں اس کی نظیر بھی نہیں ملتی سمندر میں جاؤ۔ ہوا میں جاؤ۔ قاتل ہتھیار تمہارے لئے موجود ہیں بعض ہتھیاروں کے موجد سے کہا گیا کہ یہ بدامنی کی راہ ہے انہوں نے جواب دیا کہ ان ہتھیاروں سے جنگ کا دامن لمبا نہیں ہوتا جلد فیصلہ ہو جاتا ہے۔ پھر جب ہم غور کرتے ہیں تو کیا کوئی زمانہ لڑائیوں سے خالی گیا ہے اگر عام جنگیں نہ ہوں تو خانہ جنگیاں ہی شروع ہو جاتی ہیں بوئروں کی جنگ ابھی چھڑی ہی نہ تھی ایک میرے دوست نے کہا کہ اب **جنگ کا خاتمہ** ہے۔ تھوڑے دنوں کے بعد بوئروں کی جنگ چھڑ گئی۔ تب میں نے اس سے پوچھا کہ کیوں صاحب جنگ کا خاتمہ ہو گیا؟ پھر میں نے کہا کہ دونوں ہی پراٹسٹنٹ ہیں۔ اس نے کہا ہاں! آپ کا اعتراض درست ہے جاپان کو اگر معزز بنایا تو جنگ نے۔ غرض جنگ دنیا سے کبھی دور نہیں ہوئی اور یہ ایک اٹل چیز ہے اس کے اسباب الگ ہیں۔

ہندو قوم میں جنگیں

ہندو اگر جنگوں پر اعتراض کرتے ہیں تو ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ کرشن جی پہلے تھے یا رام چندر جی۔ جب مہابھارت اور گیتا کو پڑھتے ہیں تو راما اوتار کا ذکر نہیں ملتے اور رامائن کو پڑھتے ہیں تو اس میں کرشن جی کا ذکر نہیں۔ بالمیک مفصل تاریخ رام کی ہے اور تلسی رامائن عام فہم تاریخ ہے مگر اس میں کرشن دیو کا ذکر نہیں اور مہابھارت اور گیتا میں کرشن کا بہت بڑا تذکرہ ہے مگر راما اوتار کا نہیں ان دونوں کے متعلق جب ہم غور کرتے ہیں تو بڑے ہی ہردل عزیز ہیں جوگ بششٹ سے رام چندر جی کی تعلیم کا پتہ لگتا ہے وہ ان کے استاد کی کتاب ہے وہ بہت نرم چلنے والے تھے اگر گرم ہوتے تو بن باس کے وقت فوج کو گانٹھ سکتے تھے اور اجودھیا میں خون کی ندیاں بہا دیتے عورت کا مقابلہ چیز ہی کیا تھا مگر اپنا وطن چھوڑ دیا جنگل میں رہنا اختیار کیا باوجود اس نرمی کے دیکھو جنگ کیسی اٹل ہے جنگل میں بھی جنگ کرنی پڑی اور اس حد تک مخالف قوموں کو نیچا دکھایا کہ دکن کی جن لوگوں نے سیاحت کی ہے وہاں ڈھیڑ قوم چوہڑوں سے بھی زیادہ بدتر ہے وہ راون کے طرفدار تھے اب رام لیلا پر چاہے مسلمانوں سے مقدمات کریں مگر مجھے ایک خاص واقعہ یاد ہے کہ ایک جگہ بڑی رام لیلا ہوتی تھی ایک بڑے عالم ودوان اس میں شریک تھے میں نے پوچھا کہ آج آپ نہ تھے۔ اُس نے کہا کہ وہ بڑے ملیچھ ہیں۔ برہمن کو مارا۔

اور یہ بھی کہا کہ راجہ سے پوچھو کہ رام لیلا کے بعد پراشچت کیوں کرتا ہے؟ دوسرے دن مجھے موقعہ ملا تو میں نے اس رئیس سے پوچھا کہ کل بڑا تماشا ہوا۔ اس نے کہا ہاں۔ اگلے سال زندہ رہے تو پھر راون کو ماریں گے۔ اس پر میں نے کہا کہ آپ تو بڑے مضبوط ارادے رکھتے ہیں مگر رات کو کیا رسم ہوئی تھی کہا ہاں پراشچت ہے راون برہمن تھا۔ برہمن کو مارنا بڑا گناہ ہے اس لئے پراشچت کرنی پڑتی ہے۔ میں نے کہا کہ آپ گناہ بھی سمجھتے ہیں اور کرتے بھی ہیں تو کہا یا اور بات تھی۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑائیاں اور چیز ہیں۔ ان کے اسباب الگ ہوتے ہیں اور وہ اٹل ہوتی ہیں

کرشن جی گوپال تھے۔ متھرا میں بارش کے دنوں میں عجیب نظارے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ایک قوم کے آگے ایک قوم کی سپارش کی تھی اور سپارش بھی اتنی کہ ان کو پانچ گاؤں دیدو۔ کوروں کے سامنے پانڈوں کی سپارش کی تھی مگر مصلحت ملکی سے انہوں نے نہ مانا۔ آخر مہابھارت کی جنگ جیسی خطرناک تھی اسے ہمارے ہندو دوست خوب جانتے ہیں۔ ہمیں تو کہا جاتا ہے کہ بڑا ظلم کیا **مگر اس وقت کیا ہوا تھا۔**

سکھوں کا عہد

ہماری آنکھوں کے سامنے پنجاب اور پھر لاہور ہے گرو گرنتھ صاحب کے بچن کیسے نرم ہیں اور بابا صاحب کے شاگردوں کا نام سکھ تھا جو اچھی باتیں سیکھ کر عمل کرتے ہیں مگر **دسویں خلیفہ** کے وقت بات کہاں تک جا پہنچی۔ سکھ کے بجائے آئندہ سنگھ لکھا گیا جس کے معنے شیر کے ہیں۔ یہ جنگی رنگ تھا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جنگی امور اور مصالحہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ اسلام میں مروت عام ہے اور وہ مذہب کا ابقا چاہتا ہے۔ پھر اگر کوئی کہے کہ جنگ کیوں کئے تو میں نے تاریخی واقعات سے بتایا ہے کہ صوفیوں کو بھی کرنے پڑے ہیں۔

عیسائی قوم

اب وہ قوم باقی ہے جو کہتی ہے مبارک وہ جو دل کے غریب اور حلیم ہیں اور ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو۔ کوئی چادر مانگے تو کرتا بھی دیدو۔ ایک میل بیگار کے لئے لیجائے تو دو میل چلا جائے مگر باوجود اس تعلیم کے گولیوں۔ رفلوں۔ جنگی جہازوں اور تارپیڈو دیکھ لے آئے دن کی جنگی ایجادوں کو دیکھ لو۔ پھر پتہ لگ جاویگا۔ وہ تعلیم اب کہاں ہے؟

غرض تمام مذاہب جو اسلام کی جنگوں پر اعتراض کرتے ہیں وہ خود اس میں مبتلا ہیں باوجود اس کے اسلام کی لڑائیاں دفاعی تھیں۔ چنانچہ فرمایا **وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین**

تاریخ ہند کی غلطیاں

ہاں ہمارے بچے بہت معذور ہو سکتے ہیں۔ میں نے ایک بچے کے ہاتھ میں تاریخ ہند دیکھی اس میں سیواجی اور عالمگیر کے حالات کو دیکھا۔ سیواجی نے کہیں خوشامد سے کام لیا ہے اور کہیں دھمکی سے مورخ وہاں کہتا ہے کہ یہ سپاہیانہ طرز ہے سیواجی بڑا بے نظیر سپاہی تھا کیسی ترکیب کی ہے پہاڑوں اور راستوں کا بڑا ماہر تھا۔ فلاں موقعہ پر کیسی مخفی ہوا۔ پھر وہی لفظ جب عالمگیر کے متعلق استعمال کرنے پڑے تو کہتا ہے کہ گربہ مزاج۔ کیسا شتر مرغ سا کام کیا ہے میں نے اس بچہ سے پوچھا تم نے تاریخ پڑھی ہے۔ سیواجی بڑا تھا یا عالمگیر۔ اس نے کہ سیواجی بڑا بہادر سپاہی تھا وہ بڑا تجربہ کار اور ہوشیار تھا۔ اور عالمگیر مکار تھا۔ اسکا کام گربگی کا ہے۔ میں نے جب سیواجی کے متعلق اس کو وہی کام دکھائے جو عالمگیر کے نام پر آنے سے مکاری بنتے ہیں اور سیواجی ان کے ذریعہ بڑا بہادر اور تجربہ کار سپاہی بتایا جاتا ہے تو وہ حیران سا ہو گیا اور کہا کہ دونوں کی ایک ہی سی بات ہے۔ پھر میں نے کہا کہ یہ کیوں فرق کرتا ہے

دونوں کی سوانح عمری پڑھکر بتاؤ۔ اس نے کہا میں نے سمجھ لیا ہے دونوں کو لڑاتا ہے ہیں نے کہا ہمارا نکتہ یاد رکھو جب تم بہت پڑھ لوگے تو حقیقت معلوم ہو جائیگی۔

اسلامی تاریخ کا ایک واقعہ

غرض قوموں میں ایسے انقلاب آجاتے ہیں کہ انہیں جنگ سے کام لینا پڑتا ہے میں نے تاریخ میں پڑھا ہے کہ مسلمانوں کے وقت میں امتحان اور مقدمات کتنے جلد طے ہوتے تھے۔ اصمعی ایک بڑا لغت کا امام تھا بخاری اور مسلم بھی اسے لغت کا امام مانتے ہیں۔ اصمعی کے استاد نے ہارون رشید کے حضور کہا کہ اصمعی تیار ہو گیا ہے اس کا امتحان لینا چاہیئے۔ ہارون رشید نے کہا کہ جب ہم کل سوار ہوں تو اس کا امتحان لیں گے ایک افراتفری اس پر پڑی کہ خدا جانے کس چیز پر سوار ہوں۔ بہرحال وقت مقررہ پر ہارون رشید باہر آیا۔ لغت کے استاد کھڑے تھے انہوں نے اصمعی کو پیش کیا۔ ہارون رشید نے پوچھا کہ کیا تم تیار ہو۔ اس نے جواب دیا ہاں۔ جب ہارون الرشید نے گھوڑے کے پیچھے پر ہاتھ مار کر کہا اسکو کیا کہتے ہیں اصمعی نام بتاتا گیا اور اس کی سند میں شعر پڑھتا گیا۔ ہارون رشید نیچے تک ہاتھ لے گیا اور اصمعی فوراً بتاتا گیا جب ختم کر چکا تو پھر پیچھے پر ہاتھ رکھکر آگے کی طرف چلا گیا اور کہا منہ تک جاؤ اور نام لیتے جاؤ کہا جلدی کرو میں نے باہر جانا ہے اصمعی بتاتا گیا۔ آخر ہارون نے کہا پاس امام اللغۃ ایک آن میں امتحان بھی ہو گیا نتیجہ بھی نکل آیا اور ڈپلوما بھی مل گیا۔ اب دیکھو جسقدر روشنی بڑھتی جاتی ہے مشکلات بڑھ رہے ہیں مقدمات کے متعلق جو حال ہے وہ تم جانتے ہو میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ سویلزیشن کے کیا معنی ہیں اس نے کہا کہ ایک روپیہ کے مقدمہ کے لئے پریوی کونسل تک پہنچے۔

ملکی مقدمہ بازی اور سویلزیشن پر ریمارک

جسقدر قومیں تمہاری نگاہ میں تہذیب سے گری ہوئی ہیں اُن میں مقدمہ بازی نہیں ہوتی وہ اپنی پنچائت آپ کر لیتی ہیں مگر جعل سازی جعلی نوٹ اور چک بنانا یہ سویلزیشن کا کام سمجھا گیا ہے ایک شخص تین مہینے تک میرے گھر میں رہا اور خوب کھاتا پیتا رہا۔ آخر کہا کہ مہمان نوازی بھی سویلزیشن کے خلاف ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ تو ہمیں احمق بناتا ہے اس پر اس نے بڑی بڑی کہانیاں سنائیں کہ فدائی دوست اور عزیز بھی ہوں تو بھی سویلزیشن کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ہوٹل میں اتریں اُن کا مخلص دوست زیادہ سے زیادہ یہ کرے۔ کہ اپنے **دوست کے آنر میں ایک ڈنر دیدے۔**

اس طرح پر اُس نے انگریزی سوسائٹی کے آداب اور مشکلات کو سنایا۔ میں نے اُن کو کہا کہ تم نماز کی پابندی نہیں کرتے۔ اور قرآن مجید کے قوانین کی پابندی نہیں کرتے۔ حالانکہ سوسائٹی کے قوانین تو قرآن مجید سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اُس نے کہا کہ بڑی مشکل سے ان قوانین تہذیب کو سیکھا ہے اب میں چھوڑ سکتا ہوں؟ غرض دُنیا کی عجیب حالت ہے۔ بات کہاں سے کہاں چلی گئی میں بتا رہا تھا کہ اسلام **احسان عام** کی تعلیم دیتا ہے اس کی ضمن میں اسلامی جنگوں کی بحث آگئی۔ تب مجھے جنگ کی عام حالت پر کچھ کہنا پڑا۔

ہدائیت

اسلام نے اس سورۃ میں انعمت علیہم کی راہ کی ہدائیت کی دعا سکھائی ہے اور پھر عمل سے بھی یہی بتایا اور کہا اما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون۔ عمل بڑا کارخانہ ہے اور دُنیا ایک عملی دنیا ہے جو انسان ہدائت کی اطاعت کرتا ہے وہ کبھی خوف و حزن میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ اور الٰہی ہدایت ہمیشہ دُنیا میں آتی رہتی ہے حزن گذشتہ کا خوف ہوتا ہے۔ اور خوف آیندہ کے نقصان کے لئے ہوتا ہے اسی خوف و حزن پر ساری دوستیوں اور مخلوق کا مدار ہے۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے کہ خوف اور حزن سے بچنے کی ایک راہ ہے اور وہ اتباع ہدائیت ہے۔ اما یاتینکم منی ھدی سے ظاہر ہوتا ہے میری طرف سے ہدائت نامے ملا کریں گے۔ ہدائت نامہ تو ایک ہی ہوتا ہے مگر زمانہ کی نیرنگیاں نئی تعلیم ترقی تنزل۔ زبان کی حالت چاہتی ہے کہ پیرایہ جدید ہو۔ اس لئے فرماتا ہے ما یاتیھم من ذکر محدث یہ معلم فطرت کو جگانے کے لئے آتے ہیں۔ اس لئے ان کا نام ذکر ہوتا ہے وہ آکر فطری قویٰ کو جگاتے ہیں۔

اھدنا الصراط المستقیم میں جو ہدایت نامہ تم نے مانگا تھا وہ قرآن مجید کی صورت میں دیا گیا ہے۔ اور بتایا کہ لاریب فیہ۔ ریب کے دو ترجمے ہیں۔ (۱) ہلاکت (۲) شک و شبہ۔ اور دونوں درست ہیں۔ تعلیمات الٰہیہ میں کوئی تعلیم ایسی نہیں۔ جس سے ہلاکت کی راہ پیدا ہو۔ بلکہ قرآن کے بیان سے یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ وہ یقیناً شفاءٌ للناس ہے اور اس کے عمل درآمد سے میں علیٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہوں کہ اس پر عمل کرنے سے انسان لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون کا مصداق ہو سکتا ہے۔ ہاں اس تعلیم کی خلاف ورزی سے غلطی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بڑے بڑے نقصان اس کو اُٹھانے پڑتے ہیں۔ جہاں تک میری نظر جاتی ہے میں نے غور کیا ہے یہ بالکل امر واقعی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ تمہارے علوم۔ تجربے اور معلومات میں وسعت ہو۔ ہو سکتا ہے میرے بیان میں کمزوری ہو۔ ہو سکتا ہے تمہیں ایک ایک واقعہ معلوم ہو۔ اور مجھے نہ ہو۔ مگر یہ بات کہ میری عمر بڑی ہو چکی ہے اور قویٰ ضعیف ہو چکے ہیں آنکھ میرے کان۔ زبان وہ طاقت نہ رکھتے ہوں مگر یہ یقینی بات ہے کہ قرآن مجید پر عمل انسان کو خوف اور حزن سے نکال دیتا ہے میں نے اپنی تمام عمر میں تجربہ کیا ہے اور جہاں تک میں قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھتا ہوں۔ انسان خوف و حزن سے بچ جاتا ہے۔ میرے دوست بے شک کہیں کہ کیا میں کبھی غمگین ہوا ہوں یا انہوں نے مجھے کسی خوف سے روتے دیکھا ہے وہ برسوں سے میرے پاس رہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے خوف اور حزن میں نہیں دیکھا۔ پس تم اگر خوف و حزن سے بچنا چاہو۔ اور اس کا علاج کرنا چاہو تو قرآن کریم کی اتباع سے ہوتا ہے۔ مگر ایک شرط ہے وہ یہ ہے کہ علم صحیح ہو اور اس کے ساتھ عمل ہو۔ علم بدوں عمل کے کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ مثلاً یہاں کنواں ہے کوئی شخص جو اس کا علم صحیح رکھتا ہے وہ اس میں نہیں گریگا۔ مسلمانوں کو یہ صحیح علم ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کے ذریعہ وہ خوف و حزن سے محفوظ رکھے گئے ہیں لیکن جب تک عمل نہ ہو کچھ فائدہ نہیں۔

میں اب بس کرتا ہوں۔ ایک تو وقت ایسا تنگ ہے کہ بولنے کی زیادہ گنجائش نہیں (ایڈیٹر۔ مغرب کا وقت قریب ہو گیا تھا) دوسرے جب سننے والوں میں کسی وجہ سے گھبراہٹ

یونانی اور ویدک ادویات

ہندوستانی دواخانہ کی شہرت کافی ہوچکی ہے اور اس نے قلیل عرصہ میں معتدبہ اعتبار حاصل کرلیا ہے۔ نہ صرف عوام بلکہ خواص یہاں تک کہ طبیب بھی اس کارخانہ کی ادویات کو برتتے ہیں

اس دواخانہ کی عظیم کامیابی کا راز محض اخلاص اور صداقت ہے

جو ادویات اس کارخانہ میں بنتی ہیں وہ ہماری طب کی بہترین ادویات ہیں۔ صدہا سال سے ان کی خوبیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ آج بھی ازمائش پر اپنا اصلی اثر دکھاتی ہیں کیونکہ

ہندوستانی دواخانہ میں جو ادویات بنائی جاتی ہیں۔ اصلی

پورے اہتمام سے دواسازی کا اس میں انتظام ہے۔ اصلی اجزا خواہ کتنے ہی قیمتی ہوں یا سستے پورے ڈالنے پر بھی قیمتیں وہی لی جاتی ہیں۔ کیونکہ

یہ دواخانہ شخصی اغراض سے علیحدہ ہے اور اس کی آمدنی مدرسہ طبیہ اور شفاخانہ دہلی کو دیجاتی ہے

اس دواخانہ میں ہر ایک مرض کی ایک سے ایک اعلیٰ اور مفید دوائیں بنتی ہیں۔ جن کی تعداد پانسو تک پہنچ گئی ہے۔

اس دواخانہ کے جناب حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خانصاحب رئیس اعظم دہلی سرپرست ہیں

اور انہوں نے اپنے زندہ جاوید بزرگوں کی خاص مجرب دوائیں لوجہ اللہ دی ہیں۔

نوٹ: جن پر اثر اور مفید ادویات کے سبب سے اس دواخانہ کو شہرت حاصل ہوئی ہے وہ صرف اسی دواخانہ سے مل سکتی ہیں اور کسی جگہ اس دواخانہ کی کوئی شاخ نہیں ہے

فہرست ادویات درخواست کرنے پر مفت ملتی ہے

خط کا پتہ۔ بالکل یہی الفاظ لکھئے:۔ "منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی" تار کا پتہ:۔ "میڈیسنز دہلی"

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آج کل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے نہیں چلتا ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی دھوکہ ہے جو اعضائے تناسل کے متعلق اندرونی مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر شکایت ہے چنانچہ اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاءاللہ فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کے لئے انشاءاللہ مفید ہے اول نمونہ مفت منگاؤ پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس عہ

طلاء طلسمی کبر سنی سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلا سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاءاللہ ان کو مفید پائیں گے قیمت ۲ ماشہ عہ

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا۔ اور قوت بصارت بڑھانیوالا۔ قیمت فی تولہ عہ

سفوف دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا۔ قیمت فی بکس ۴؍

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمد مطب گڑھ ضلع دہلی

کیا آپ بیمار ہیں؟

جب آپ کی طبیعت درست نہ ہو۔ اس سے کچھ بحث نہیں کہ آپ کو کونسی شکایت ہے تو آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں ایک دست صاف ہوجاتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے وقت ڈونس ڈنر پلس ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں دو یا تین کھا لیجئے اور دوسرے صبح کو دست صاف ہوگا اور پیشتر کی نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضلہ زیادہ دیر تک رہتے ہیں اور السافہ مادہ پیدا کرتے ہیں جو دنیا کے نصف زیادہ مرضوں کا باعث ہوتے ہیں۔ اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جگر کی شکایت ہیجان۔ صفرا صفراوی بخار یا تپ بدہضمی پٹھوں کی کمزوری۔ جسم کی نقاہت۔ امراض قلب یعنی دل دوڑا یعنی چکرانا۔ دردسر۔ نفخ یعنی کھٹی ڈکاریں آنا۔ مستورات کی بیماریاں۔ اگر بہت عرصہ یہی حالت رہے تو خون کثیف ہوجاتا ہے۔ ڈونس ڈنر پلس (ڈوک کی ہاضمہ کی گولیاں) نباتات سے بنائی گئی ہیں۔ اور وجع الصدر مرضوں کو مٹاتی ہیں۔ کیونکہ وہ فاسد اور زہریلے ابخروں کو نکالتی ہیں۔ جگر کو قوت عطا کرتی ہیں۔ قیمت فی شیشی

DOAN'S DINNER PILLS

۴ر و ۸ر و ۱۲ر۔ بارہ آنہ والی شیشی میں ۱۶۰ گولیاں ہیں جو ۴ر والی شیشی سے چوگنی ہیں۔

۱۲ر والی شیشی ڈونن پی او باکس نمبر ۳۰ بمبئی سے طلب کرو۔